21684- بیوی کا اپنے مال میں خاوند کی لاعلمی میں تصرف کرنا

سوال

میری بہن سعودیہ میں کام کرتی ہے اوراپنی تنخواہ کے کچھ حصہ سے میرے نام پر تجارت کرنا چاہتی ہے جس کا نفع مجھے دے گی اوراصل مال اس کا ہی رہے گا اس بنا پر کہ میں نے اس سے قرض لیا ہے لیکن یہ سب کچھ اپنے خاوند کے علم کے بغیر کرے گی توکیا اس معاملہ میں میرے یا اس پر کوئی حرمت تو نہیں ؟ ہم مستفید ہونا چاہتے ہیں ۔

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ کی بہن آپ کو مال بطور قرض دے اور آپ اسے تجارت میں لگائیں جس کا نفع خود رکھیں اور اصل مال آپ کی بہن کا ہی رہے ، لیکن اگر آپ کی بہن اصل مال کو اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے نفع میں آپ کے ساتھ شریک ہونا چاہے تو یہ جائز نہیں ۔

اس لیے کہ اس کا تعلق ایسے مسئلہ سے ہوگا جس کے بارہ میں ہے کہ " ہر وہ قرض جو نفع حاصل کرنے کا باعث ہو وہ سود ہے " اس لیے جائز نہیں ، اور آپ کو یہ مال دینے میں اس کے لیے کوئی شرط نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو بھی اس پر مطلع کرے ۔

کیونکہ یہ مال اس کی ملکیت ہے اوراس کے خاوند کے لیے بیوی کے مال میں سے کچھ بھی حلال نہیں لیکن اگر بیوی خود اپنا مال اسے خوشی سے دینا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں
۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو ، ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی اور خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیئو} النساء (4) ۔

لیکن اچھی زندگی بسر نے کرنے کے لیے آپ کو ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ مرد کو تجارتی کاموں میں تجربہ اور مہارت ہوتی ہے اس لیے آپ جو کچھ اپنے مال میں کرنا چاہتی ہیں اسے اپنے خاوند کے علم لائیں تا کہ وہ کوئی اچھا مشورہ دے سکے ۔

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

بیوی اپنے مال کی مالک ہے اوراسے اس میں تصرف کرنے کا بھی حق حاصل ہے ، وہ اس میں سے ھدیا اور تحفہ بھی دے سکتی اور صدقہ بھی کر سکتی ہے ، اور اپنے جرمانے وغیرہ بھی ادا

کر سکتی ہے ۔

اور اسی طرح وہ اپنے حق کو معاف بھی کر سکتی ہے مثلا کسی سے قرض لینا ہو یا پھر کسی دور یا نزدیکی رشتہ دار کے لیے وراثت وغیرہ سے بھی تنازل کر سکتی ہے ، اگر بیوی عقل مند ہے تو اس چیز پر اس کے خاوند کو اعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔

اور نہ ہی اس کا خاوند بیوی کے مال میں اس کی رضا اور خوشی کے بغیر کوئی تصرف کر سکتا ہے ۔ فتاوی المراۃ المسلمۃ (674/2)

واللہ اعلم .